

سالانه ابجد	سالانه [illegible]	شش ماهی ابجد	شش ماهی [illegible]	[illegible] ابجد	[illegible]	تفصیل [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عوام
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رؤسا و امرا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

رام کہانی

یا حضرت! تسلیم بجا لاتا ہوں۔ اخاہ! آپ ہیں۔ قدرت خدا کی، عید کا چاند ہو گئے۔ دسہرے کے نیلکنٹھ ہو گئے۔ آخر حضور رہتے کہاں ہیں؟ یہ نہ پوچھیے۔ ع

افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

ارے آپ کو واللہ کچھ تو فرمائیے۔ بھئی کون تو کیا کون۔ سہ

دماغ بر فلک و دل بزیر پائے بتان
زمن چہ مے طلبی دل کجا دماغ کجا

اور جو سچ پوچھیے تو ۔ سہ

کسکو دکھلاؤں آبلے دل کے
زخم تازے ہوے ہیں چل چل کے

یہ سب اپنے احباب کی عنایت ہے اور اپنی حماقت اور ادا کا نتیجہ ہے جو ان حالوں آپ ہمیں دیکھ رہے ہیں حضرت۔ سہ

کوئی تمہیں نہیں میری سیہ بختی کا
میں وہ سرمہ ہوں جو آنکھوں سے گرایا ہے

لیکن حضرت اس باہمی پھوٹ نے بھی وہ مزا دکھایا ہے کہ لکھنؤ کے چٹخارے کا ذائقہ بھول گئے۔

عجب لطف ہے کچھ آپس کی چھیڑ چھاڑ میں بھی
کہاں ملاپ میں وہ بات جو بگاڑ میں ہے

آج کل جسکو دیکھیے۔ ہم سے کشیدہ۔ مزاج معشوق ہو رہا ہے۔ اور تو اور ۔ سہ

تیر بھی جو ہوکے میرے زخم سے پیکان نکلے
وہ کبیدہ مرے گھر سے مہمان نکلے

اب تو جامع المتفرقین سے یہی دعا ہے کہ ۔ سہ

لذت درد سراپا مجھے حاصل ہو جائے
آرزو ہے کہ ہر اک عضو بدن دل ہو جائے

اے جناب یہ تو آپ نے اپنی بپتی کہہ سنائی کچھ اب جگ بیتی کا آلہا گائیے۔

حضرت چاہیے کچھ ہو پرتاب گڈھ ہے قسمت کا دھنی۔ سال میں ایک نہ ایک جشن ہو ہی جاتا ہے اور پھر کیوں نہ ہو آپ کے کارپرداز اللہ رکھے اپنے سر سے لیتے ہیں۔ اگر ادنیٰ دلچسپی ہو تو ایچ پیچ کے مضمون کہاں سوجھیں۔

ہمارے عنایت فرما پنڈت کشن لال صاحب منصف و وکیل ہائی کورٹ کو خدا خوش رکھے جو آڑے وقت میں کام آ جاتے ہیں۔ ابکی بھی رام لیلا اس دھوم دھڑکے سے ہوئی کہ جسکا حق ہے۔ انتظام پولیس بھی بہت خاصہ رہا۔ راج گدی کے دن ناچ رنگ کے سامان بند ہے۔ اوس شب کی کچھ کیفیت جو آنکھوں دیکھی ہے۔ اے۔ جسکو دیکھیے چھیلا بنا ہوا۔ بال تیل کنگھی سے درست۔ کپڑے نئے زرد رنگے ہوے لنگی ہے کہ تلے ڈٹا بیٹھا ہے۔ ہاتھ ہے کہ گھڑی گھڑی۔ ٹوپی پر جا رہا ہے۔ انگرکھے کے بند باندھ کر بار بار سینہ ابھارا جاتا ہے۔ کہیں زیادہ شوق نے چرایا تو چاندنی میں نکل کے اپنے سایے کی چھب دیکھ رہے ہیں۔ یا الٰہی یہ اتنے زینت طلبی کیوں کئے جاتے ہیں۔ واہ وا۔ اتنا بھی نہ کریں تو پھر مرے کون۔ سینکڑے بچے زبر پیچ۔ آپ کے بیان آخر بھی ایک کونے میں لگے کھڑے سنے کراتے ہیں۔ چھم چھم کرتی ہوئیں جان پرتاب گڈھ تشریف لائیں اور آتے ہی وہ پُر درد غزل گائی کہ بھی ہمارے تو آنسو نکل پڑے۔ کہو کیوں دل بھرا ہوا تھا۔ نغمے سنتے ہی اور ستا یاس کے ڈورے اور بھی قیامت ڈھاتے تھے۔

غزل چونکہ حسب حال تھی۔ اس لیے آپ کو بھی ایک آدھ شعر سنائے دیتے ہیں۔

رند

جان خرم نہیں ہوا دل نے کھو دی ہے
یا خضر آپ ہی نے کشتی ڈبو دی ہے
مجھ حضرت جان کو موت نہ آئیگی تا محشر
آب حیات سے مری مٹی بھگو دی ہے
تما کو آکے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر
ہاں بیکسی تو آج تلک مجکو رو رہی ہے
بیدار کیسی اسنے تو کروٹ بھی تھی لی
کس نیند اے خدا مری تقدیر سو رہی ہے
حال دل ہے دیکھا حال کشتہ قاتل ہیں

کانوں کے آپ چپکے یہ کیسی ہو رہی ہے

اونکے بعد بی ہیرا چک دمک سے تشریف لائیں ہمیں تو انکی کانوں کان خبر تھی۔ لیکن حضرت خوب خوب جوہر دکھائے۔ تعریف میں زبان ناطقہ لال ہے۔ آدھی رات ڈھل گئی تھی اور صبح ہونے والی تھی کہ حضرت ہیچمیرز کے سر پر جنون سوار ہوا۔ پھر کیا تھا محفل میں اگر ایک کچی سی مثنوی تصنیف کر ڈالی۔ لیکن مزا تو یہ ہے کہ اپنا مطلب وہاں بھی پچھوڑا۔ سے پھر سنائیے۔ پھر فرما چلوں۔

ستارا ہر اک جھلملانے لگا
چراغ سحر ٹمٹمانے لگا
نسیم سحر گدگدانے لگی
ہر اک غنچہ لب کو ہنسانے لگی
چڑھا تھا پرستوں کے سر پر خمار
طبیعت کو ہونے لگا انتشار
بھری بھنگ کی خالی ٹھلیا ہوئی
مے آشام کی ختم قلیا ہوئی
پھر آنے لگیں مجکو جمائیاں
بدن توڑتی پھر رہیں انگڑائیاں
پھر آنکھیں مری ڈبڈبانے لگیں
پھر اب ہچکیاں مجکو آنے لگیں
ستم ہے فرشتے اک زمانہ ہوا
دگرگون ہر اک کارخانہ ہوا
نہ زاہد سے صد حیف تاڑ اچھے
نہ بنت العنب نے بھی تاکا مجھے
کسی نے بھی مطلق خبر تک نہ لی
نہ چلو ہی بھر سے کسی نے ملی
سحر تھی اندھیرے سے جس پر وہ پلا
فرنگی محل کا تمیرہ پلا
مزا تو گزک کا او ہورا چھوڑ
ذرا سیخ پر لاکے لیموں نچوڑ
صراحی میں لاکر تو بھر دے پری
مزا ہو کہ شیشے میں اترے پری
پلا پھول جس سے مہکتا چلے
قدم ہر قدم پر بہکتا چلے

ن عیادت کو آنا اک انداز سے
اشارہ ہو پھر عشوہ و ناز سے
لپیٹے ہین مدفن پہ آئے ہوے
ذرا پانچون کو اوٹھائے ہوے
تجھے سامنے اسے کیا ہو گیا
کرو ہن ہجر سے تو خفا ہو گیا
قسم تجھکو یاد بہاری کی ہے
قسم تجھکو میری خماری کی ہے
قسم ہے تجھے اپنے بیداد کی
قسم ہے تجھے میری فریاد کی
غریبون ہی کی بے بسی کی قسم
تجھے میرے ہی بیکسی کی قسم
تجھے اپنی شرم و حیا کی قسم
تجھے عاشقون کی بلا کی قسم
قسم تجھکو غفلت شعاری کی ہے
قسم میری ہی بے قراری کی ہے
تجھے اپنے ہی آن کا واسطہ
تجھے ہجر کی جان کا واسطہ
مے ارغوانی پلا دے مجھے،
پھر اوس لالہ رخ سے ملا دے مجھے
مجھے اوس پری وش کا چہرہ دکھا
نئے رنگ کا اک تماشہ دکھا
خدایا کہین بت میرا رام ہو
دل زار کو جس سے آرام ہو
جدائی مین کب تک مین جیتا رہون
کہان تک مین زخمون کو سیتا رہون
جدھر دیکھیے حسرت و یاس ہے
تماشا ہے بستی مین بن باس ہے
کہین روز ہجران کی اب شام ہو
فقط جسم ہون اور وہ دلارام ہو
کہین درد دل کی دوا اب ملے،
ملے رنج و غم سے رہائی مجھے،
ہوا جیسے جھٹ پٹ بہت کا ملاپ
لگے لپٹے وہ مجھ سے خود آکے آپ
الله الله - سوئے تو پھر ایسا سوئے کہ گنبد کرن

کی نیند کو بھی مات کیا - چند چھینٹے کی خبر لائے -
اور پھر جاگے تو ایسے جاگے - کہ ابھی آنکھ جھپکی
بھی نہ تھی کہ بڑا اوسطے - کیون نہو - پھر کار ساز نٹ
گس اخبار کے ہین - لنکا مین چھوٹے سے چھوٹا بھی
باون گز کا ہوتا ہے -
تے حضت اتنو بھی دعا ہے کہ جیسے لنکا جلی ویسے
حاسدون کا دل جلے - اور ہمارے آپکے دلون
مین ٹھنڈک پڑے -

چین تجھکو نہ ہے مجھکو ستانے والے
تو بھی ٹھنڈا نہ رہے جی کے جلانے والے

ث - ن - ہجر -
۱۹ - اکتوبر ۱۸۷۸ء

کچھ بھی نہین

ع - سلام لیجے حضور اس غریب بیکس کا،
مولانا المعظم حضرت اودھ پنچ - آیئے آپ کو ایک
سو دو سو درجن خبرین خاص رہ جس کے ہاتھ کی
سنائین - اہا خبرین بھی خطاب کے ساتھ آگئی جانے
لگین - کیون - کیا مضائقہ کیا ہے -
تیجے بقال اپنے کو لوال ڈھول کے منشی جی کر لیتے
ہین خبرین کیا اوس سے بھی گئی گذرین -
اچھا سنایئے - یہ لیجیے ابھی تو اعتراض تھا اعتراض تھا
ابھی سنایئے - خوب کچھ خشکی اوسکی کی پہلے شہرے
سرور گھٹے ہے

پھر دیکھیے انداز گل افشانی گفتار،
رکھدے کوئی ایدون کی پیالی مرے آگے

خدا کی مار آپکے سرور پر مشتاق کرنے مین -
آپ اوستاد ہین - جی ہان اوستاد کیون نہون -
آپ ہی کا تو شاگرد ہون -
اچھا بھئی اب کچھ کہوگے بھی - اے واللہ مین
دل لگی کرتا تھا - خبرین وبرین خاک بھی نہین -
یونہی آپکو جھانسا دیدیا تھا،-

راقم
مجنون بی،

حیدر آباد

نیاز بیان رامخدوم و الاے من و مولاے من -
مظہر العجائب - واقف الغائب - مقدسنا اودھ پنچ
بہادر توجہ عرض کرتا ہون - کل بندۂ درگاہ مراقبہ
کی گولی جو چٹ کرتے ہین تو ایکسپیچ ہیل انجمن شوری
مین ہی تو تھے (ایچ بیل اس نظر سے کہ پارسی انگریز
ہندو مجوسی مسلمان پانچون مصالح اکٹھا تھے) پہلے تو
چالیس کلم ڈورسے پڑھے - خوب خوب ستھے دار
چٹکے - جھنڈی دار اوڑے - دیر تک گردن تالی
گئی - آخر طے شد کہ ضلع تلدرک گھبر گئے ہین کیسکا
دیا جاوے - سمت غربی دو ہی شہرون سے دو ضلعون
کی جوڑو ہے - اور جناب مستغنی الالقاب عالی منش
عالیہ ماغ مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب اوسکے
افسر بندوبست ہون - بارہ سو سے پندرہ سو تک
جائین - بیجیے یہ تو یون ہوا -
آپ دوسری بانگی میرے مراقبے کی دیکھیے -
ضلع شہر اپور زنجیرون مین جکڑا ہوا آگے پیچھے سنتری
ننگے تنہ - نہار پانون - منہ پھیلائے - فریادیون کی
صورت مع عملہ و مال و عدالت بل مانگتے کوروں
بھانکتے نظر آئے - پیش ہوتا تھا کہ کوئی بولا قبج کرو
کوئی بولا گردن مروڑو - کوئی - جوش دو - کوئی
آتش کدے مین ڈالو غرض کہ تالی کا یہ ہوا کہ
اسکو توڑ دو بیکار بیکار عملہ مدار دو - تعلقدار بڑھوا
مددگار ہاضم - پھر مین کیا کہون کہ کیا جل بون بچی تھی
کہ عیاذاً باللہ -
مگر ماراچہ ازین قصہ کہتے ہوے ضرب ہو جو لگا تا ہون
تو پونڈون کے چھلکون پاس سر - اور حقے کیطرف
پیر - ہاتھ مین گریز - انٹا چت -
معلوم ہوا کہ مراقبہ تھا - پینک علیہ الرحمۃ بود -

راقم
ج

تپ عالمگیر

جناب حکمت نباب دواسوار صحت رکاب - طبابت الدولہ
شمشیر جنگ - حکیم - ڈاکٹر - طبیب - لبیب - اودھ پنچ

خانصاحب بہادر دام تشخیصہ - بعض تسلیمات تا ر و درد بندگیات ملاحظہ ہو - اپنا مزاج پوچھتا ہون - میری خیر و عافیت سے اطلاع فرمائیے - جناب کیا کہون

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

بیماری حرا فرادی نے مار ڈالا

شیر قالین بنادیا - جب دیکھیے بیمار - اتنا چت - چار پائی پر پڑے کراہ رہے ہین - اوفت - اوہ - آہ - ارے دوڑو - پکڑو سنبھالو - آہ - آہ - آج بخار ہے کہ ہاتھ نہین رکھا جاتا - جسم پر ن چنے بدن پر ڈال دو بھن کر وال ہو جائین - چہالو - لیسہارہ ؎

این تب کہ از وتن مرا فروخت
تا جسم گداخت و استخوان سوخت

تا بیست ز سوزشش درون غم
سوزیست ز شعلہ جوش خونم

سر درد ہے کہ آنکھین مارے درد کے نکلی پڑتی ہین - چرخی کی طرح گن چکر کہا رہا ہے - ادھر اوٹھایا - اودھر دے مارا - تکیے سے اوٹھایا پٹی پر دے پٹکا - کسی کل چین آرام نہین - بار بار یہی دل مین آتا ہے - خاقانی کے مصرعہ پر عمل کرو - دم بھر مین قضیہ پاک - جھگڑا برطرف - ؎

سر ہے کہ در دسر او بر پیہ نیست روا -

ان دونون سے ابہی چھٹکارا نہ ملا تھا کہ بی جوڑی صاحبہ رندگر ہو لیے تو میان (رعشہ صاحب کیسے) مزاج پرسی کو آ موجود ہین - اب کیا کہنا - گڑ گڑا کر آ رہے ہین - گھر بھر کی رضائی - لحاف - چاندنی - توشک بلکہ شطرنجی چٹائی تک سب اپنے اوپر اور آپ سب کے نیچے دبے پڑے چھپکلی کی کٹی دم کی طرح سارا جسم اوچھل کود رہا ہے - آٹھہ آٹھہ آدمی دبائے بیٹھے ہین - مجال کیا ہے کہ ذرہ کپ کپی بند ہو - بقول خود ؎

لرزہ آیا کہ بھوت سر چڑھا
بید سا جسم تھرتھرا اوٹھا
منہ مین این ہوئے کہ کڑ کڑ دانت

تو گئے ہین مگر تڑا تڑ دانت -

بیماری اپنی ہی کو بہاڑ مین جھونکیے - ذرا ضعف و لاغری کو ملاحظہ فرمائیے - رنج کا مقام ہے - مگر واللہ ہنسی ہی آجائے گی - پہاڑ سا جسم گھل کے کانٹا ہو گیا ہے - بدن کی رگ رگ چھلنگے کے بانون کی طرح چاہے گن لیجیے -

صورت شکل پر اللہ ہی اللہ - ٹوکرون نور - ٹرخ ٹرخ برستا ہے - برہمن کی ارتگی دیکھیے تو سوا پہر کلمہ پڑھے - نمائش والے ڈاکٹر پا جاوین (خدا نہ کرے) تو جھپ شیشے مین بھر کر نمائش گاہ کی منبر پر لگا دین -

سمع خراشی معاف - اپنجانب نے شدت بخار مین کچھہ اپنی شان مین بکا ہے وہ بھی سن لیجیے - اگرچہ نہ لائق دید ہے - نہ قابل شنید - مگر اسوقت یہی غنیمت سمجھیے -

وہو ہذا

کیا ہوئی وہ شکل و صورت کیا قلق ہو گیا
چار دن آئی جو تپ تو اونٹا ہو گیا
جسم لاغر دیکھہ کر کہتے ہین چاند و خاکین
وہ کمال ایک تہک تہی اب جو ڈھلا ہو گیا
تہی عناصر کی جگہہ خلقت مری افیون سے
گھٹتے گھٹتے خیر دیکھو صاف جوگا ہو گیا
عندلیب خوش نوا گر تا ہے یار و ناتوان
وہ سکی قدرت دیکھیے لبل پہ کوا ہو گیا
چند دن تہی اور دنیا کی ہوا کہنا یاد ہی
بچ گیا واللہ گر یا مر کے زندہ ہو گیا
بیٹھے ہو بے غیرتی سے کہتے ہین حکیم جی
ورنہ کاغذ تو تمہارا کب کا پارا ہو گیا
ہو بھلا اس بھیا ئی کا بچالی جسنے جان
ورنہ سمجھے تھے اب وارا نیارا ہو گیا
بو کھلا کر طبع بھاگی ہو گئی جب پیچ مرض
قلعۂ تن پر مگر لشکر کا دھاوا ہو گیا
وا ضعف و لاغری او ٹھتا ہی نہین مجھ سے
مشکلون کی مشکل اک کروٹ بدلنا ہو گیا
کرکے دل مضبوط حرات سے ہوئے اوتھہ کر

دو قدم چلنے نہ پائے تہے دو ہا کا ہو گیا
ہیچ جی اپنو گلا کرنے لگا پہ سا مین سا سن
برکت چاندو سے بہ بھو کا باوا ہو گیا

الراقم العلیل

ج - ب - قمر و غ

بقیہ مضمون

تازگی سے ہے زمانے کی ہر اک بات نئی
ابکی برتاؤ نئے ابکی ملاقات نئی

امیر امرا و نواب - راجہ - بابوون کے روز مرے سیر چشمیان

نہایت ادب سے حضور آداب بجا لاتا ہون - تسلیمات عرض ہے - آہ ہا کہان تھے - کدھر بھول پڑے تمتو خفا ہو گئے - نظر ہی نہین آتے کچھہ ہمسے تو کہو - یہ الگ ہی الگ سیر سپاٹے ہوتے ہین - سینے سنائی جگنو دہشت نگر والی پہر یہان وارد ہوئین - آؤ کوئی چکمہ گنجفے کا ہوتا ہے - بسر و چشم غلام کو عذر کیا ہے - پہر مین فرد کھیلون گا - اور ابھی کا لین دین - نہین کہ براتِ عاشقان بر شاخ آہو - گنا و بے لذت - خالی ہاتھ گسون - بہلا منہ تو میٹھا ہو - سے اچھا پہلے جمع دکھلاؤ اور ذرا بھولنا نہین - اوس دن کے سات فرد سیر سے باقی ہین - اب ادھر ترتا ہون سے روپئی تو ہی جاتی ہے - اودھر زبانی جمع خرچ - میان گڑنگا کھیل ہمکے پسند نہین - کچھہ ادھر اودھر کی غپ شپ بھی اوڑتی جائے - خداوند نعمت آپکے نمک کی قسم نہین معلوم کہان کی ہم ہوئی ہے -

آج کل تو رنڈیان برساتی مینڈکون کی طرح چار طرف سے لدی پہندی چلی آتی ہین - اب ہم لوگون پر اس قوم نے خروج کیا ہے - ابھی کل تین ڈیرے اور آئے - دیہاتی گھوڑ چڑھیان ہونگی - مین مجرا عرض کرتا ہون - گھوڑ چڑھیان - اے حضور مجرائی حیثیت سے درست - گھٹے ہاتہ سے ٹھیک جم جاتی ہوی - ہے واللہ - سچ کیے کہ ساتھنیان بھی ہوی - بالجم کی پیک رہا شبیہ بہی خدا سچ کہنا - کیا پھبتی کہی ہے - ماشاء اللہ حضور کا حصہ ہے - اللہ کیون جی



لکڑی کے بل بندر ناچے

انگلینڈ - (زار کے بندر سے) "کیوں بچا - پھر تم لگے کود پھاند مچانے - اچھا چڈا -
یہ بتاؤ تو تمکو یہ تماشے کسنے سکھائے"



صاحب بہادر۔ "دل کہانساماں۔ پانچ کہی سوپ (شوربا) میں پڑا ہے"
خانساماں۔ "تمہیں اور وہ کہاں ہیں۔ میں تو سات دے گیا ہوں"

شیرازی

میں نے سنا ہے ابھی جوشن میں نا
کے تین بیٹیر دو بٹے ۔ پیر مرشد ۔ یہ باتیں خدا داد ہیں ۔ سنتے آتا اور داد سے آتا ۔ ابکی تو پھری بلواری ۔ اور ہر والے شیلیں جہانکتے تھے جبھو قت پر بھی بہار ۔ اور قبل تن پالی میں اوترا ۔ پھر تو بہل ہے ۔ ایک پہ ایک ترتے میں اوپر کسیکو ٹوپی جوتی کا ہوش نہ تھا ۔ وہ پھیر میں کہ اللہ دے اور بندہ لے یعنی حضور کے یہاں کی پالیوں کا نقشہ میری آنکھوں تلے پھر گیا ۔ پھر دیکھیے جیت ہار کی بات ۔ ایسا ہو کہا بٹیر اور بہار تنے نہ کہا سکا ۔ تیتر سے تو گ دم پالی ہے ۔ وہ آسنے میر سے بہی سنے ۔ پھر کہو حضور جی آپکے اقبال

بہلا تم کا بیٹے ہو ۔ ایسے ویسے پر جسے کیوں لگے ۔ بہی سید ۔ سچ کہنا ۔ نہیں اپنے جد کی قسم ۔ ہمارے یہاں جیسے بہی یادگار رہے ۔ اور تو میں نہیں جانتا ہزار برس ماند چکر کہاے ۔ تو ایسے جائے اور یہہ شہری پالیاں دیکھنے میں آتیں ۔ پھر کنکوؤں کا میدان کیا کچہہ کم تہا ۔ کہ ساری دنیا ایک طرف اور حضور ایک طرف ۔ پھر کیا ہوا ۔ تو یہ بلواری بڑے بڑوں کو چشمی کا وہ وزبان پڑا گیا ۔ اور کنکوا چھوڑ چھوڑ کے رفو چکر ہوے ۔ یہ سب اوسکی عنایت ۔ نہیں ہم کس قابل ہیں ۔ انہیں کہاری آئی ۔ تین شیلیں گہاکے ۔ نابصاحب ۔ (نواب) خاصہ طیار ہے ۔ چل جا دور ہو ۔ مردار ۔ خاصہ اوس

پاس سے لے آئی ہے ۔ وہ بہی سمجھ گئی ۔ اسے میں میں صدقے ۔ چہوٹی بیم صاحب (بیگم) نے کہا تو جاکے کہنا ۔ مجھے کوئی بڑا ضروری کام ہے ذرا ٹہرسے کہڑے ہو جاوٗ ۔ اب دے ۔ تو یہ کیوں نہیں کہتی ۔ اچھا کمبخت میں آیا ۔ ابھی ابھی آتا ہوں ۔ تو جا ۔ بلاد چوکی پر پانی بہی لگادے ۔ میں بہی کہوں کہ بہی خاصہ گیا ۔ اچھے رہے مجھے تو پہلے ہی صبح سویرے استخارہ منع آچکا ہے ۔ اور اگر کہا تا بہی تو باہر نہ نکل لیتا ۔ آخر اور چار مرد آدمی بہی ہو پیاسے میرے دم سے لگے بیٹھے ہیں ۔ یہ کہہ اور اپنے ورق کسی اور کے ہاتھ میں دے ۔ او جناب تم بازی لگاوٗ ۔ میں پیشاب ۔ پاخانے سے فراغت کر آوں ۔ تو تہ دل سے بیٹھوں ۔ مرزا جانا نہیں ۔ سید ہمارے جان کی قسم بیٹھے رہنا میں ابہی آیا ۔ یہ کہہ کے داخل دفتر ۔ وہاں سے گلوری چباتے منہ پوچھتے پہر باہر ۔ دیکھیے آج خلاف معمول دوبارہ اجابت ہوئی ۔ خدا خیر کرے ۔ اور پہر پیٹ میں قراقر ہو رہی ہے ۔ میں بہی ایک ہوں ۔ دیکھو تو میں رات کو بہی غرا بتاؤں گا ۔ رہو تو سہی ۔ میاں معد بچا مجھے خیلا پن کریں تو میرا نام جو میں قرار واقعی انہیں ٹھیک نہ بناؤں ۔ اب پانچ پہر کی نشست ہوئی ۔ پان کیا خاصدان میں خاک اوڑتی ہے حقہ ایک تو سوے ادبی اور جو بے تکلفی سے کوئی شست شاد یا ۔ پہر بہی آیا ۔ تو بارہ بہوت ۔ کلی کے سر کے برابر تنباکو ۔ ایک ہی کش میں ہڈرد آپ خالی بلا رہے ہیں ۔ دہواں کہانسے نکلے ۔ ارے میاں سلاری حقہ نہیں سلگتا ۔ ذرا اسکی نبض دیکھو ۔ جی حاضر ہوا ۔ کہہ کے جو غوطہ لگایا تو پہر دو پہر بعد آیا ۔ اور ابہی تو صبح پہ تعظیم کے مارے سیکڑوں سلام جوڑا اوٹھا او ٹہانے کے کہانے کے بدلے جہوٹی قسمیں کہانا ۔ حق ناحق ان میں ہاں ملانا ۔ خالی مصاحبت ۔ بے کوڑی بے پیسے کی نوکری ۔ رفاقت کی نام آوری کے سوا اور کچھ انکا وصول نہیں ۔ اب با تو نیر چکے ۔ آبا جان کی (ابا جان کے) وقت میں مجھے

کنکوے کا شوق پیچ بڑھنے کے دن ہیں - ہائے کیا وقت تھا - بارہ دری کی چھت پر کنکوا اوڑا رہا ہوں پیچ لگا ہے کہ دوسرا اونکا لا پیچھے وار کو جو پشتا دھڑام سے نیچے - دوسری چھت پر وہان سے منبر سے برامدے پر - وہان سے اصطبل کے چھپر پر چھپر لنڈکر یان کھاتا - زمین میں کنوان برابر تھا - پلٹا جو کھایا غڑاپ سے کنوئین میں - اور ساتھ ہی ڈورا بھنچنے آگر دین میرا اور ابھی کودا - پیچ ہی پر انھون ہاتھ روک لیا - اور چوٹ دیکھیے کہ ڈور ہاتھ سے چھوڑی - قدرت خدا اس اینچا کھینچی مین دوسرا کنکوا کٹ گیا - چوٹ چپیٹ کیسی - بیا ختہ وہ کاٹا! اور کودتا ہوا ابھر کو مجھے پر - رفیق لوگ - واللہ باللہ سچ ہے عجب زمانہ ہوتا ہے - فرشتے محافظت کرتے ہین - اور آپ تو فضل الٰہی سے اب بھی بے کھٹکے شیر ببر ہین - ابھی اوسی دن گنڈیری کاٹنے مین انگوٹھا کٹ گیا - دہل دہل خون بہنے لگا مجھے غیور آگئے - اور آپکی آنکھ پر میل نہین - ہنسے بیٹھے بیٹھے - مجھے اوس دن کا ذکر نہ ہوئے گا - مین بہانے مچھلی کے شکار کو گیا سارے دن بیٹھے جھکا کیے - کچھ نہین - اسمین اخیر دن رہے مچھلی دور پر گرفتار ہوئی - غصہ تو تھا ہی سینے گھاؤ دیا - اور وہ چلی -

ساڑھے تین ہاتھ تو زہر شربت کے گھونٹ کی طرح پی گئی یار نے تھکی - اور مین کھلاتا ہوا ابھر لایا - اب جو دیکھا تو مچھلی کیا اژدھے کا اژدھا - تین ہاتھی گھرے - اوس پر وہ جھگڑے کرا کے کیے اور لاد اوسے گھر لائے - وہ دون تک پچڑ پڑون سے کاٹ کاٹ کے تمام شہر مین تقسیم کی - اور خدا جھوٹ نہ بلوائے - چھوٹی آدمی سے زیادہ وہ پیچ رہی جو پھر کیا کرتا - پھنکوا دی - سنا ہے - یار لوگ اور تماشے دیکھے کوڑی بے پیسے کے مصاحب) حضور واللہ باللہ - سچ ہے - خدا جھوٹ نہین - اور مین نے اوسی کی سو مچھین نوچ کے چار پانچ سونٹے بہت موٹے موٹے بنوائے ہین - یہی حاضری والے ہائے ہائے ہم نہ ہوئے - نہین خوب ہی کباب چکھتے وہ بھوک کا باعث) اللہ کرے - ہماری تقدیر پھر کوئی ایسی مچھلی پھنسے - مین تو پہلے اوسکے چھلکون کا ایک گچھہ بنوا دون - اوسے جتنا وہ کھپر کے کھپر ہوتے ہین - چاہو روٹی پکانے کا توا بنوا لو -

حاصل کلام نہ لا الذی تھا لا الذی - خالی حسب کپڑے پھاڑتا - جوتی توڑتا - محض تضیع اوقات - جھوٹی قسمون سے ایمان کا نقصان کھاتے مین وہی مثل کہ کھاؤ پیو اپنا اللہ ہو ہمارے ساتھ -

باقی آیندہ

ٹیڑیون کے ضایع کرنے کی تدبیر

لو بھئی کاشتکار رو - زمیندار و - خوش ہو - بفضلین بجا وگ تمہاری سرکار دولتمدار نے تمہارے ایک قوی دشمن کی قلع و قمع کی تدبیر معقول سوچی - اگر کچھ زندہ پیرون کے نذر کرو اور اپنی سرکار کا بھی منہ میٹھا کرو تو ہم بتائین - یہ ہم جانتے ہین - تمہارے ہان کیر و کیتی کا کارخانہ نہین جو لاکھون من قند و شکر موجود ہو - مگر خانہ ساز گڑ و راب تو ہے - لاؤ بلاسے وہی لاؤ - ان بیٹے حالون میں تم سے یہی بہت ہے - بھاگتے بھوت کی لنگوٹی بھلی - ہم بھی سمجھ لین گے کہ گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت - آؤ تو دوچ بلغ پہ تسبیح بانٹنے کی چال تمکو بتا دیں - سنے ذرا کان کھول کر سنو -

(ہدایات دربارہ ضایع کرنے ٹیڑیون کے)

اسمین شبہہ نہین کہ صرف اوس وقت تدبیر ٹیڑیون کے مار ڈالنے کی کارگر ہوگی جب کہ اونکے انڈے زمین پر موجود ہون یا انڈون سے بچون کے نکلنے کے تھوڑے عرصے کے بعد - انڈون سے ضایع کرنے کا طریقہ کامل ظاہر ہے کہ اوس زمین پر بار بار قلبہ رانی کیجاسے - اور بچون کے مارنے کے لیے جب صرف چند روز کے ہون کامل طریقہ یہ ہے کہ زمین مین ایک چھوٹی سی نالی کھود کر بچے اوسمین ہانک دیے جائین - اور اوسکے بعد نالی مین مٹی بھر کر خوب دبا دیجاسے - ممکن ہے کہ ٹیڑیوں کی بابت کے اور اور طریقے بھی کارآمد ہون - لیکن جو اوپر ہم کو معلوم ہے - ہمکو یقین ہے کہ بچشم خود عمل مین آتے دیکھا اور تصدیق کر سکتا ہون کہ اونکے ذریعے سے کروڑ ہا ٹیڑیان عرصہ قلیل مین بہت آسانی کے ساتھ ہلاک کی گئین جب بچے ایک ہفتے تک کے ہون - اگر نالی چوڑے ہاتھ اونچے تک چوڑی اور اوس قدر عمیق کھودی جائے کہ اوسکو دو آدمی چند لمحون مین کھود سکتے ہین - تو ایسی نالی ٹیڑیون کے مارنے کیلیے کافی ہوگی - بیچ ٹیڑیان اوسمین شوق سے کود پڑتی ہین - اور ظاہرا اوسمین سے پھر باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتین -

اگر کسیطور سے یہ حال فوراً دریافت ہو سکے کہ ٹیڑیون نے انڈے کہان دیے ہین - یا درصورت نامعلوم ہونے اس امر کے انڈون سے بچون کے نکلنے کا حال معلوم ہو جاسے - ہمکو یقین واثق ہے کہ جسقدر اون موقعون سے جہان آدمیون کا جمع کرنا دشوار اور اور جگہہ ٹیڑیون کے تمام غول کا ضایع کرنا ممکن ہے - جیسا کہ گوجرانوالہ اور گجرات اور چند دیگر مقامات پر ہوا ہے - اور بقدر ہمارے علم و یقین کے بالفعل لاہور مین ہو رہا ہے پس بہترین ہمارے عمدہ تدبیر اس امر کی کرنی چاہیے - کہ ٹیڑیون کی آمد کی خبر کا اطلاع اون حاکموں سے کیجاسے جو قریب تر رہتے ہون - بنظر حصول اس مقصد کے مناسب ہے کہ اشتہارات جاری اور عہدہ داران سرکاری متعین کیے جائین اور نمبرداروں اور لگانون کے جو کہ اردون کے نام احکام تاکیدی بھیجے جائین - اور اسی قسم کے اور اور طریقے جو مفید معلوم ہون - عمل مین لائے جائین -

بیٹو خوش ہو گئے ہو گے کہ باتون ہی باتون چلتا ہوا نسخہ سیکھ گئے - ہلدی لگی نہ پھٹکری - رنگ چوکھا آیا - مگر سرکار بھی تو تمہاری اوستاد ہے - چوٹی اپنے ہی ہاتھ رکھی - ابھی یہ تو بتایا ہی نہین کہ -

(۱) کس قسم کی زمین پر ٹیڑیان انڈے دیتی ہین

(۲) انڈے دینے کی فصل کونسی ہے یا بارہ مہینے

اور نئے لیکچر بازی روا ہے۔

(۳) انڈون کی صورت رنگت کیسی ہوتی ہے۔

(۴) بچے جبتک مارڈالنے کے قابل رہتے ہین تب تک اونکی کیا حیثیت اور کیسی صورت ہوتی ہے

فیر پہلے اتنا توسبق یاد کرلو۔ پہر بشیر دفرست اور پڑہا دیا جائے گا۔ گبہراو نہین +۔

تاربرقیان

مسٹر کراس نے کہا کہ کوشش ہو رہی ہے کہ امیر کو دست نگر کرین۔ اور عداوت پیدا کرین۔ اب ختم کارروائی کا آگیا۔ غالبًا امیر کا جواب عمدہ ہو۔ یا امیر کی کارروائی ایسی ہو کہ وہ گویا آتش فشان پہاڑ پر بیٹھے ہون۔

بہر صورت در بارہ ہماری عظمت ہندوستان شمالی ہندوستان مین قائم رہنے کے کوئی شک و شبہہ نہونا چاہیئے۔ قاعدہ جسکو ہم تسلی پاکر بات پر ہو پہنچنا چاہیئے امیر کی طرف سے منکسر معذرت لاتا ہے۔

۱۹ - اکتوبر۔ شملہ۔ کل شب ہرکو کونسل بیٹھی تاکہ غور کرین کہ جو جواب امیر پاس سے غلام حسینخان لائے تہے او سپر کیا کارروائی کیجائے۔

نتیجہ نامعلوم۔

افواہ ہے کہ امیر صاحب صلح کرنے کی خواہش کرتے ہین۔ بغیر جنگ اونکی تابعداری اختیار کرنے کی ابھی تک امید ہے۔

۲۰ - اکتوبر۔ لندن۔ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ نے کل برمنگہم مین بیان کیا کہ برٹش گورنمنٹ کی حکمت عملی نیام شدگی ہے۔ امید قوی ہے کہ ایشیائی صوبجات ٹرکی کا عمدہ ترین انتظام ہو

انگلستان نے ہمیشہ امیر کے انکار کو در بارہ قبول سفارت تسلیم کیا۔ مگر جب روس کی سفارت قبول کی گئی اور روس سے دوستی و اتحاد پیدا کیا۔ تو اب وہ منشا اور بات باقی گئی۔

سلطنت کو ہیروسا کرنا چاہیئے کہ وہ امانت سے محفوظ رکہی جائیگی۔

جو کچھ کارروائی ہوگی۔ وہ اسی خیال سے ہوگی کہ سرحد ہندوستان کی قائم رہے۔ حال مین خبر آئی کہ جنرل اسٹولی ٹوف ۱۸ ستمبر کو مع سفیر افغانستان ۲۱ ستمبر کو روانہ کی طرف روانہ۔ سفیر افغانستان تاشقند مین ٹہہرا

۱۷ - اکتوبر۔ پشاور۔ افواہ ہے۔ امیر کا ارادہ ہے کہ جو باتین سرکار برٹش چاہتی ہے اون سب کو منظور کرین۔ لیکن ان باتوں پر کچھ بہروسا نہین ہوسکتا۔ امیر کی فوج جو علی مسجد مین ہے اوسکے سپاہی بہاگتے جاتے ہین۔ اور زکا خیل کے آدمی ہین۔

کل رئیس مصنا آئے۔ اور سب اپنے کل لوگون کے اطاعت قبول کی۔

۱۷ - اکتوبر۔ بمبئی۔ گورنر نے کل کمانڈر انچیف کو تار برقی بہیجی کہ فورًا مہابلیشر مین مجھسے ملاقات کرین۔ مسٹر آرچ بالڈ فوربس صاحب پشاور کو جاتے ہین۔ بمبئی سے شملے کو روانہ ہوئے۔

ٹمس آف انڈیا کو لندن سے تاربرقی آئی۔ ذکر ہے کہ نواب غلام حسینخان واپس آئے۔ مگر مشہور ہے کہ جو جواب لائے ہین وہ اچھا نہین ہے۔

۱۷ - اکتوبر۔ پشاور۔ افسر کمسریٹ توپخانے کو حکم ہوا ہے کہ بہت بڑے بڑے صندوق چمڑی بڑی توپون کے گولہ بارود رکہنے کے لیے بنا دے۔

۲۲ - اکتوبر۔ پشاور۔ فوج مین اور پشاور مین بخار ہے گر شدت نہین ہے۔ بعض مقام پر شہر کے باشندے کثرت سے مبتلا ہین۔ ہر ہفتے مین تخمینًا دو سو آدمی مرتے ہین۔

۲۲ - اکتوبر۔ لندن۔ سینٹ پیٹرس برگ سے ایک چٹھی آئی۔ کہ روس سے امیر کابل کو دو کوہی باڑی اور فی توپ آٹھ سو کارتوس نذر کیے۔ آٹھ سو گولہ انداز اور انجینیر کابل گئے ہین

ایضًا۔ ایضًا۔ سر اسٹافرڈ نارتھ کوٹ نے ایک اسپیچ دوبارہ کہی۔ اوسمین بہت کچھ منشا حکمت عملی اور اپنے خیالات گورنمنٹ پر بار ڈالا۔ اور کہا کہ ہمیشہ اسی غرض سے کوشش رہتی ہے کہ ہر کسی سلطنت کو روکے اور محدود کرے۔ جس سے امن اور آزادی یوروپ مین ضرر کا خوف ہو۔ صاحب ممدوح نے تیسری اسپیچ مین کہا کہ یوروپ مین ابھی تک پہر جنگ پیدا ہو سکنے سے محفوظ نہین ہے اسلیے کہ عہد نامہ صلح کا پورا ہونا ممکن نہین ہے۔

۲۲ - اکتوبر۔ قسطنطنیہ۔ رومانیا کے لوگون نے روس کو بسارابیا دیدیا۔ روسی جنوبی جانب بلقان کے بتعداد کثیر پڑے رہے ہین۔

۲۰ - اکتوبر۔ پشاور۔ ایک گروہ کابلیون کا جنمین بیس آدمی تہے۔ اور از سرتا پا مسلح تہے۔ گہاٹی خیبر مین ہوکر کل آئے۔ جب جمرود مین داخل ہوئے تو فوج پیدل کے سپاہیون نے اونکو اپنے چارج مین لیا۔ لنگر یون کے لیے جو محلہ کمسریٹ اور دیگر محکمجات کے ہین۔ فی الفور ہری سنگہ کے برج مین ایک ہسپتال مقرر ہوگا۔

۲۲ - اکتوبر۔ لندن۔ سلطان نے سفیر برٹش مقیم قسطنطنیہ کو اطلاع دی ہے کہ ٹرکی روس سے کبھی دوستی کا اقرار نامہ نکرے گا۔

۲۱ - اکتوبر۔ وائنا۔ صاحب پریسیڈنٹ جلسے نے ایک اسپیچ ہنگری مین کہی۔ بیان تہا کہ یہ بات ظاہر ہے کہ آئندہ سے روس اور دیگر شاہ دوستی کا برتاو آشکارا سے کرینگے۔

۲۲ - اکتوبر۔ برج ہری سنگہ براہ پشاور۔ فوج جو یہان ہے وہ فورًا توڑدی جائیگی۔

۲۲ - اکتوبر۔ لندن۔ جلسۂ وزرا کو حکم ہوا کہ ۲۴ اہمال کو جمع ہو۔ کئی شخص روسی سفارت کے کابل مین منتظر ہین۔

اخبار گلوس (روس) تحریر کرتا ہے کہ اگر انگلستان نے امیر سے بجبر معافی لینے کے اور کچھ چاہا کہ اپنے تئین کابل مین قائم کرے تو روس بہت گرمجوشی سے مداخلت کریگا۔

۲۲ - اکتوبر۔ سینٹ پیٹرس برگ۔ روسی اخبارات اس بات پر متفق ہین اور صلاح دے رہے ہین کہ روس کو چاہیئے کہ براہ راست اور کچھ دیگر طرح سے امیر کو اوس جنگ مین مدد دے جو انگلستان سے ہونے والی ہے +۔

مطبع شام اودھ واقع لکھنؤ محلہ گولہ گنج مین محمد سجاد حسین کے اہتمام سے چہپا